



سوال

(358) بے ادبی کا احتمال رکھنے والے الفاظ استعمال کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ایک ہائی سکول میں استاذ ہوں (کورس میں مقرر) توحید کی کتاب میں ایک عبارت نظر سے گزری جو مجھے صحیح معلوم نہیں ہوئی۔ آپ سے گزارش ہے کہ بیان فرمائیں کہ یہ عبارت کس حد تک صحیح ہے اور کیا یہ رب العالمین کے شان کے منافی تو نہیں؟ ثنائی کی دوسری کلاس میں مقرر محمد قطب کی تصنیف کردہ کتاب التوحید میں صفحہ ۲۳ سطر ۱۷ میں یہ عبارت پائی جاتی ہے کہ ”جب اللہ کی طرف سے رسول آکر کہتا ہے۔

یا قوم اغیبوا اللہنا لکم من اللہ غیبرہ... ۵۹... الاعراف

(اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں)

اور یہ بات ہر رسول نے اپنی قوم سے کہی ہے تو وہ رسول حقیقت میں اللہ کا بھیجا ہوا حق حقدار کو واپس کرنے کا اعلان کر رہا ہوتا ہے۔ یعنی انسان کے لئے قانون بنانے کا حق حلال اور حرام جائز اور ناجائز قرار دینے کا حق۔ ثنائی کی تیسری کلاس کی کتاب جو اسی مصنف کی تحریر کردہ ہے اس میں صفحہ ۸۲ میں آخری تین سطروں میں یہی بات کہی گئی ہے کہ لا الہ الا اللہ کا مطلب اقتدار کا بھیجنا ہوا حق جس سے لوگوں کو غلام بنایا جاتا ہے اس کے حقیقی مالک یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف لوٹنا ہے۔ میں نے تو اس عبارت کے متعلق خاموشی اختیار کی ہے اور اسے جائز ناجائز نہیں کہا۔ آپ سے گزارش ہے کہ وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معنی و مضمون کے لحاظ سے آپ کی ذکر کردہ عبارت میں کوئی حرج محسوس نہیں ہوتا۔ لیکن کلام کے اسلوب میں اللہ کی شان میں بے ادبی کا پہلو پایا جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ پر کوئی غالب آکر اس سے اس کا حق نہیں پھین سکتا۔ بلکہ وہ غالب ہے اور بندوں سے بالاتر ہے۔ لیکن مشرک اور شریعت کے خلاف فیصلہ کرنے والے اللہ کے اس حق کے بارے میں زیادتی کے مرتکب ہونے ہیں اور اس کی شریعت کی مخالفت کرتے ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب



فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ